

ماہنامہ ”نقیبِ ختم نبوت“ ملتان (جولائی 2016ء)

دین و دانش

عید الفطر

مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ

فقیر نے یہ تحریر مولانا ابوالکلام آزادؒ کے عید الفطر کے حوالے سے لکھے جانے والے ایک منفرد مضمون میں سے منتخب کی ہے۔ اس میں عمومی تحریروں کی طرح عید کے فضائل و مسائل نہیں بیان کیے گئے۔ مختصراً کہا جائے تو یہ تحریر امت مرحومہ کو اس کا بھولاسبق یاد دلاتی ہے اور اس کا حرفِ دعوت فکر کہن دیتا ہے۔ اس کا عنوان گوسادہ سا ہے لیکن مولانا آزادؒ کے فکر اور خاص داعیانہ انداز نے اس کو وہ رنگ دیا ہے کہ جیسے جیسے پڑھتے جاؤ دل و دماغ کی دنیا میں ہلچل پیدا ہو جاتی ہے۔ غرض اس تحریر سے عید کا حقیقی معنی و مفہوم سمجھ میں آتا ہے۔ اور بندہ حقیر نے تو مولاناؒ کی اس تحریر سے ہی اس جشنِ ملی کی حقیقت کو سمجھا ہے اور اسی حقیقت کو آپ تک پہنچانے کے لیے اس کا انتخاب کیا ہے۔ دعا ہے کہ رب کریم قارئین کو اس کے مطالب مطلوب تک لے جائے۔ مولاناؒ کی قبر منور فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔ (عطاء اللہ ٹالٹ)

دنیا کی ہر قوم کے لیے سال بھر میں دو چار دن ایسے ضرور آتے ہیں جن کو وہ اپنے کسی قومی جشن کی یادگار سمجھ کر عزیز رکھتی ہے، اور قوم کے ہر فرد کے لیے ان کا ورودِ عیش و نشاط کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ مسلمانوں کا جشن اور ماتم، خوشی اور غم، مرنا اور جینا، جو کچھ تھا خدا کے لیے تھا۔

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ. (سورة الانعام: ۱۶۲-۱۶۳)

کہہ دے کہ میری نماز، میری تمام عبادت، میرا مرنا، میرا جینا جو کچھ ہے اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، اور جس کا کوئی شریک نہیں، مجھ کو ایسا ہی حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں پہلا مسلمان ہوں۔

اوروں کا جشن و نشاط لہذا نذِ دنیوی کے حصول اور خواہشوں کی کام جونیوں میں تھا، مگر ان کے ارادے مشیت الہی کے ماتحت، اور خواہشیں رضائے الہی کی محکوم تھیں، ان کے لیے سب سے بڑا ماتم یہ تھا کہ دل اس کی یاد سے غافل اور زبان اس کے ذکر سے محروم ہو جائے اور سب سے بڑا جشن یہ تھا کہ سراسر اس کی اطاعت میں جھکے ہوں اور زبان اس کی حمد و تقدیس سے لذت یاب ہو

إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ. تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا. (سورة السجدة: ۱۵-۱۶)

ہماری آیتوں پر تو وہ لوگ ایمان لائے ہیں کہ جب ان کو وہ یاد دلائی جاتی ہیں تو سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے

ماہنامہ ”نقیبِ ختم نبوت“ ملتان (جولائی 2016ء)

دین و دانش

پروردگار کی حمد و ثنا کے ساتھ تسبیح و تقدیس کرتے ہیں، اور وہ کسی طرح کا تکبر و بڑائی نہیں کرتے۔ رات کو جب سوتے ہیں تو ان کے پہلو بستر و سہارا سے آشنا نہیں ہوتے اور امید و بیم کے عالم میں کروٹیں لے کر اپنے پروردگار سے دعائیں مانگتے رہتے ہیں۔ ان کو پیش گاہ الہی سے طاعت و شکر گزاری کے جشن کے لیے دودن ملے تھے۔ پہلا دن عید الفطر کا تھا۔ یہ اس ماہ مقدس کے اختتام اور افضال الہی کے دور جدید کے اولین یوم کا جشن تھا جس میں سب سے پہلے خدا تعالیٰ نے اپنے کلام سے ان کو مخاطب فرمایا:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ. (سورة البقرہ: ۱۸۵)

رمضان کا مہینہ جس میں قرآن مجید اول اول نازل کیا گیا۔

اسی مہینے کے آخری عشرے میں سب سے پہلے انہیں وہ نور صداقت اور کتاب مبین دی گئی، جس نے انسانی معتقدات و اعمال کی تمام ظلمتوں کو دور کیا، اور ایک روشن اور سیدھی راہ دنیا کے آگے کھول دی۔

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ. (سورة المائدہ: ۱۵-۱۶)

بے شک خدا کی طرف سے تمہارے پاس (قرآن) ایک روشنی اور کھلی کھلی ہدایت بخشنے والی کتاب بھیجی گئی اللہ اس کے ذریعے اپنی رضا چاہنے والوں کو سلامتی کی راہوں پر ہدایت کرتا ہے۔

انسانی ضمیر کی روشنی، جب کہ ظلمت اور ضلالت سے چھپ گئی تھی، فطرت کے حسن اصلی پر جب انسان نے بد اعمالیوں کے پردے ڈال دیے تھے، تو انہیں الہی کا احترام دنیا سے اٹھ گیا تھا، اور طغیان و سرکشی کے سیلاب میں خدا کے رسولوں کی بنائی ہوئی عمارتیں بہہ رہی تھیں

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ. (سورة الروم: ۴۱)

خسکی اور تری، دونوں میں انسانوں کے اعمال بد کی وجہ سے فساد پھیل گیا۔

اس وقت یہ پیغام صداقت دنیا کے لیے نجات اور ہدایت کی ایک بشارت بن کر آیا، اس نے جہل و باطل پرستی کی غلامی سے دنیا کو دائمی نجات دلائی۔ افضال و نعمت الہیہ کے فتح باب کا مژدہ سنایا، نئی عمارت گو خود نہیں بنائی مگر پرانی عمارتوں کو ہمیشہ کے لیے مضبوط کر دیا، نئی تعلیم گونہیں لایا، لیکن پرانی تعلیموں میں بقائے دوام کی روح پھونک دی، مختصر یہ ہے کہ فطرت اور نوا میں فطرت کی گم شدہ حکومت پھر قائم ہو گئی۔

فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَ لَكِنَّ أَكْثَرَ

النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ. (سورة الروم: ۳۰)

یہ خدا کی بنائی ہوئی سرشت ہے جس پر خدا نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ خدا کی بنائی ہوئی بناوٹ میں رد و بدل نہیں ہو سکتا۔ یہ (راہ فطرت) دین کا سیدھا راستہ ہے، مگر اکثر آدمی ہیں جو نہیں سمجھتے۔

یہی مہینہ تھا، جس میں دنیا کے روحانی نظام پر ایک عظیم الشان انقلاب طاری ہوا، اسی مہینے میں وہ عجیب و غریب

ماہنامہ ”نقیب ختم نبوت“ ملتان (جولائی 2016ء)

دین و دانش

رات آئی تھی، جس نے اس انقلاب عظیم کا ہمیشہ کے لیے ایک اندازہ صحیح کر کے فیصلہ کر دیا تھا، اور اس لیے وہ لیلۃ القدر تھی۔ اس کی نسبت فرمایا کہ وہ گذشتہ رسولوں کے ہزار مہینوں سے افضل ہے، کیونکہ ان مہینوں کے اندر دنیا کو جو کچھ دیا گیا تھا۔ وہ سب کچھ مع خدا کی نئی نعمتوں اور عطا کردہ فضیلتوں کے اس رات کے اندر بخش دیا گیا

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ. وَمَا أَذْرَكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ. لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ. (سورة القدر: ۲، ۱، ۳)

قرآن کریم نازل کیا گیا لیلۃ القدر میں اور تم جانتے ہو کہ لیلۃ القدر کیا ہے؟ وہ ایک ایسی رات ہے جو دنیا کے ہزار مہینوں پر فضیلت رکھتی ہے۔

یہی رات تھی، جس میں ارض الہی کی روحانی اور جسمانی خلافت کا ورثہ ایک قوم سے لے کر دوسری قوم کو دیا گیا۔ اور یہ اس قانون الہی کے ماتحت ہوا جس کی خبر داؤد علیہ السلام کو دی گئی تھی

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ. (سورة الانبیاء: ۱۰۵)

اور ہم نے زبور میں پسند و نصیحت کے بعد لکھ دیا تھا کہ بے شک زمین کی خلافت کے ہمارے صالح بندے وارث ہوں گے۔

اس قانون کے مطابق دو ہزار برس تک بنی اسرائیل زمین وراثت پر قابض رہے، اور خدا نے ان کی حکومتوں، ان کے ملکوں، اور ان کے خاندان کو تمام عالم پر فضیلت دی

يٰۤاَيُّهَا اِسْرَآءِیْلُ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَاَنْتِیْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَی الْعَالَمِیْنَ. (سورة البقرہ: ۴۷)

اے بنی اسرائیل! ان نعمتوں کو یاد کرو، جو ہم نے تم پر انعام کیں، اور (نیز) ہم نے تم کو (اپنی خلافت دے کر) تمام عالم پر فضیلت بخشی۔

یہی مہینہ اور یہی لیلۃ القدر تھی، جس میں اس الہی قانون کے مطابق نیابت الہی کا ورثہ بنی اسرائیل سے لے کر بنی اسماعیل کو سپرد کیا گیا۔ وہ بیان محبت جو خداوند نے بیابان میں اسحاقؑ سے باندھا تھا، وہ پیغام بشارت جو یلعزوب کے گھرانے کو کنعان سے ہجرت کرتے ہوئے سنایا گیا تھا، وہ الہی رشتہ جو کوہ سینا کے دامن میں خدائے ابراہیمؑ و اسحاقؑ نے بزرگ موسیٰؑ کی امت سے جوڑا تھا۔ اور سرزمین فراعنہ کی غلامی سے ان کو نجات دلائی تھی۔ خدا کی طرف سے نہیں بلکہ خود ان کی طرف سے توڑ دیا گیا۔ داؤد کے بنائے ہوئے ہیکل کا دور عظمت ختم ہو چکا تھا۔ اور وہ وقت آ گیا تھا کہ اب اسماعیلؑ کی جہنی ہوئی دیواروں پر خدا کا تخت جلال و کبریائی بچھایا جائے۔ یہ نصب و عزل، عزت و ذلت، قرب و بعد، اور ہجر و وصال کی رات تھی، جس میں ایک محروم اور دوسرا کامیاب ہوا، ایک کو دائمی ہجر کی سرگشتگی، اور دوسرے کو ہمیشہ کے لیے وصل کی کامرانی عطا کی گئی، ایک کا بھرا ہوا دامن خالی ہو گیا، مگر دوسرے کی آستین افلاس بھر دی گئی، ایک پر قہر و غضب کا عتاب نازل ہوا،

وَضَرَبْتَ عَلَيْهِمُ الدَّلَّةَ وَالْمَسْكَنَةَ وَبَاءَ وَبَغَضَ مِنَ اللَّهِ. (سورة البقرہ: ۶۱)

دین و دانش

ماہنامہ ”نقیبِ نبوت“ ملتان (جولائی 2016ء)

بنی اسرائیل کو (ان کی نافرمانیوں کی سزا میں) ذلت اور محتاجی میں مبتلا کر دیا گیا۔ اور اللہ کے بھیجے ہوئے غضب میں آگئے۔

لیکن دوسرے کو اس محبت کے خطاب سے سرفراز کیا
وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ
الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ. (سورۃ النور: ۵۵)

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور عمل میں بھی اچھے کیے خدا کا ان سے وعدہ ہے کہ ان کو زمین کی خلافت بخشے گا جس طرح ان سے پیشتر قوموں کو اس نے بخشی تھی۔

یہ اس لیے ہوا کہ زمین کی وراثت کے لیے ”عِبَادِی الصَّالِحُونَ“ کی شرط لگادی تھی۔ بنی اسرائیل نے خدا کی نعمتوں کی قدر نہ کی، اس کی نشانیوں کو جھٹلایا، اس کے احکام سے سرتابی کی، اس کی بخشی ہوئی اعلیٰ نعمتوں کو اپنے نفس ذلیل کی بتائی ہوئی چیزوں سے بدل دینا چاہا

اتَّسَبَدُّ لَوْ أَنَّ الدِّیْ هُوَ آذَنُی بِالَّذِی هُوَ خَیْرٌ. (البقرہ: ۶۱)

خدا کی دی ہوئی اعلیٰ نعمتوں کے بدلے تم ایسی چیزوں کے طالب ہو جو ان کے مقابلے میں نہایت ادنیٰ ہیں۔
خدائے قدوس کی زمین کثافت اور گندگی کے لیے نہیں ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جماعتوں کو چن لیتا ہے۔ تاکہ اس کی طہارت کے لیے ذمہ دار ہوں لیکن جب خود ان کا وجود زمین کی طہارت و نظافت کے لیے گندگی ہو جاتا ہے تو غیرت الہی اس بار آلودگی سے اپنی زمین کو ہلکا کر دیتی ہے۔ بنی اسرائیل نے اپنے عصیان و تمرد سے ارض الہی کی طہارت کو جب داغ لگا دیا، تو اس کی رحمت غیور نے کوہ سینا کے دامن کی جگہ بوئیس کی وادی کو اپنا گھر بنایا اور شام کے مرغزاروں سے روٹھ کر حجاز کے ریگستان سے اپنا رشتہ قائم کیا، تاکہ آزمایا جائے کہ یہ نئی قوم اپنے اعمال سے کہاں تک اس کی منصب کی اہلیت ثابت کرتی ہے؟

ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ. (سورۃ یونس: ۱۴)

اور بنی اسرائیل کے بعد ہم نے تم کو زمین کی وراثت دی تاکہ دیکھیں کہ تمہارے اعمال کیسے ہوتے ہیں؟

پس یہ مہینہ بنی اسرائیل کی عظمت کا اختتام، اور مسلمانوں کے اقبال کا آغاز تھا، اور اس نئے دور اقبال کا پہلا مہینہ شوال سے شروع ہوتا تھا، اس لیے اس کے یوم ورود کو عید الفطر کا جشن ملی قرار دیا گیا، تاکہ افضال الہی کے ظہور اور قرآن کریم کے نزول کی یاد ہمیشہ قائم رکھی جائے اور اس احسان و اعزاز کے شکریے میں تمام ملت مرحومہ اس کے سامنے سر بسجود ہو۔